


سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳؍۸)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

# نور افشاں

پادری غلام مسیح صاحب } اسسٹنٹ ایڈیٹر
میکلوڈ روڈ - لاہور

پادری ڈبلیو - جے - کلارک صاحب } منیجر
ایم - اے - ایمپرس روڈ - لاہور

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہیے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء | نمبر ۳

## غزل

جناب ڈاکٹر لاموایل صادق کے قلم سے

صد حیف کہ دلچسپیِ دوراں تمام شد — حیرانگیِ نرگسِ حیراں تمام شد
فصلِ گل و شبابِ گلستاں تمام شد — سیرِ چمن کجا کہ بہاراں تمام شد
رونق نماند حیف! چراغاں تمام شد — رقص و سرودِ محفلِ رنداں تمام شد
آں ولولۂ جذبۂ خود رفتگی نماند — جامِ شراب و صحبتِ جاناں تمام شد
زاں دم کہ آفتابِ محبت غروب شد — تنویرِ مہر و ماہ و درخشاں تمام شد
پروانۂ دلم نے سوزد ہنوز - کاں — گرمیِ عشق شمع شبستاں تمام شد
من بلبلِ اسیرم وائے قفس مرا — اُمیدِ شادیِ چمنستاں تمام شد
سوزِ غمم چناں نہ توانم گریستن — تاب و توانِ دیدۂ گریاں تمام شد
چنداں عنم ظریفیِ خوباں چشیدہ ام — شوقِ بہشت و خواہشِ حوراں تمام شد
افسانۂ شباب تقدس مآب - آہ! — مثلِ خیال و خوابِ پریشاں تمام شد

صد بار شدم صیدِ ستمگاریِ حبیب
صادق اثر پذیریِ پیماں تمام شد

**حال ہی میں** بعض تفتیشوں کے سلسلہ میں پنجاب پولیس نے اضلاع لاہور اور شیخوپورہ میں دس بھرے ہوئے بم برآمد کئے ہیں - جن حالات میں یہ بم برآمد ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے ان خوفناک آلات کو چھپایا تھا اعتقاد وہ ان کے مہلک ہونے کے متعلق نہایت افسوسناک لاعلمی میں مبتلا تھے جس شخص کو اس قسم کے بموں کے بارہ میں کوئی اطلاع ہو کہ فلاں جگہ چھپائے گئے ہیں اُسے تاکید کی جاتی ہے کہ وہ عوام کی صحیح سلامتی کو مدنظر رکھ کر ان کے متعلق حکام کو فوراً اطلاع دے (از محکمہ اطلاعات پنجاب)

## قصور میں مسیحی بشارتی جلسے

(مناظرہ مابین پادری عبدالحق و مولوی غلام رسول راجیکے)

در باب

### افضلیت و کاملیت بائبل مقدس

نمبر ششم

**توریت کا سب سے بڑا حکم** - ایک عالم شرع نے مسیح سے پوچھا کہ اے استاد! توریت میں کونسا حکم بڑا ہے؟ اُس نے اُس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ - بڑا اور پہلا حکم یہی ہے اور دوسرا اُسکی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ - انہی دو حکموں پر تمام توریت اور انبیاء کے صحیفوں کا مدار ہے " متی ۲۲: ۳۷ تا ۴۰ -

تمام فضائل میں محبت ہی سب سے افضل ہے " اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو میں ٹھنٹھناتا ہوا پیتل اور جھنجھناتی ہوئی جھانجھ ہوں اور اگر مجھے نبوت ملے اور سارے بھیدوں اور کُل علم کی واقفیت ہوئی اور ایمان یہاں تک کامل ہو کہ پہاڑوں کو ہٹا دوں اور محبت نہ رکھوں تو میں کچھ بھی نہیں - اور اگر اپنا سارا مال غریبوں کو کھلا دوں یا اپنا بدن جلانے کو دیدوں اور محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھ فائدہ نہیں محبت صابر ہے اور مہربان محبت حسد نہیں کرتی محبت شیخی نہیں مارتی اور پھولتی نہیں نازیبا کام نہیں کرتی - اپنی بہتری نہیں چاہتی جھنجھلاتی نہیں - بدگمانی نہیں کرتی - بدکاری سے خوش نہیں ہوتی - بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہے - سب کچھ برداشت کر لیتی ہے سب کچھ یقین کرتی ہے - سب باتوں کی امید رکھتی ہے - سب باتوں کی برداشت کرتی ہے - محبت کو زوال نہیں - نبوتیں ہوں تو موقوف ہو جائینگی - زبانیں ہوں تو جاتی رہینگی -

علم ہو تو مٹ جائیگا۔ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام*۔ لیکن جب کامل آئیگا تو ناقص جاتا رہیگا۔ جب میں بچہ تھا تو بچوں کی طرح بولتا تھا۔ بچوں کی سی طبیعت تھی بچوں کی سی سمجھ تھی۔ لیکن جب جوان ہوا تو بچپن کی باتیں ترک کردیں۔ اب ہم کو آئینے میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے۔ مگر اس وقت روبرو دیکھینگے۔ اس وقت میرا علم ناقص ہے۔ مگر اُس وقت ایسے پورے طور پر پہچانونگا جیسا میں پہچانا گیا ہوں۔ غرض ایمان۔ امید۔ محبت یہ تینوں دائمی ہیں۔ مگر افضل ان میں محبت ہے۔ ۱ کرنتھیوں ۱۳ باب

اے عزیزو۔ آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کیونکہ محبت خدا کی طرف سے ہے۔ اور جو کوئی محبت رکھتا ہے۔ وہ خدا سے پیدا ہوا ہے اور خدا کو جانتا ہے۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ خدا کو نہیں جانتا کیونکہ **خدا محبت ہے** ۱ یوحنا ۴: ۷ و ۸ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو خدا ہم میں رہتا ہے۔ اور اُسکی محبت ہمارے دلوں میں کامل ہوگئی ہے۔ ۱ یوحنا ۴: ۱۲۔ اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ جو اپنے بھائی سے جسے اس نے دیکھا ہے محبت نہیں رکھتا وہ خدا سے بھی جسے اُس نے نہیں دیکھا محبت نہیں رکھ سکتا اور ہم کو اُس کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہے۔ وہ اپنے بھائی سے بھی محبت رکھے ۱ یوحنا ۴: ۲۰ و ۲۱ و ۱ یوحنا ۲: ۹ تا ۱۱۔

نوٹ *۔ ایک کامل نبوت تب ہی اپنی ذات میں کامل ہوسکتی ہے۔ جبکہ اُس کی غایت یعنی تکمیل دونوں ملکر تکمیل ہوجائیں۔ ورنہ نبوت خواہ وہ اپنی ذات میں کیسی ہی کامل کیوں نہ ہو جب تک اُسکی غایت یعنی تکمیل ساتھ ملکر پوری نہ ہو تب تک اپنے حکم کی رو سے ناقص یعنی نامکمل رہیگی اور یہاں نبوت کی غایت کامل (مسیح کا دیدار) بتایا گیا ہے۔ جو آنیوالا ہے جب اُسکی تکمیل ہوگی تو ناقص جاتا رہیگا۔ پولوس رسول کا یہاں یہی مطلب "ناتمام اور ناقص کا" ہے۔ یعنی جو کامل نبوت اپنی عدم تکمیل کے سبب سے ناقص یعنی ادھوری ہے کامل آجانے پر جب ہم اُسکو روبرو دیکھینگے پوری اور کامل ہوجائیگی اور ادھوری نہ رہیگی۔ اُس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی جدید شرع لیکر آئیگا۔

(حشمت اللہ)

**مسیح کے شاگرد ہونے کے شرائط۔** پھر اُس نے بھیڑ کو اپنے شاگردوں سمیت پاس بلاکر ان سے کہا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب (دکھ) اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔ مرقس ۸: ۳۴ پھر لکھا ہے کہ شاگرد یسوع کے پاس آکر بولے کہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کون ہے؟ اُس نے ایک بچے کو پاس بلاکر اُن کے بیچ میں کھڑا کردیا۔ اور کہا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم نہ پھرو اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ پس جو کوئی اپنے آپ کو اس بچے کی مانند چھوٹا بنائیگا وہی آسمان کی بادشاہت میں بڑا ہوگا متی ۱۸: ۱ تا ۴ پھر لکھا ہے کہ یسوع نے انہیں پاس بلاکر کہا کہ تم جانتے ہو کہ غیر قوموں کے سردار اُن پر حکومت چلاتے اور امیر اُن پر اختیار جتاتے ہیں۔ لیکن تم میں ایسا نہ ہوگا۔ بلکہ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے اور جو تم میں اوّل ہونا چاہے وہ تمہارا غلام بنے۔ چنانچہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے فدیہ میں دے متی ۲۰: ۲۵ تا ۲۸ پھر لکھا ہے کہ

مسیح نے دسترخوان سے اُٹھ کر کپڑے اُتارے اور رومال لیکر اپنی کمر میں باندھا۔ اس کے بعد برتن میں پانی ڈالکر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور جو رومال کمر میں بندھا تھا اُس سے پونچھنے شروع کئے۔ . . . پس جب وہ اُن کے پاؤں دھوچکا تو اپنے کپڑے پہنکر پھر بیٹھ گیا۔ تو اُن سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ تم مجھے اُستاد اور خداوند کہتے ہو اور خوب کہتے ہو۔ کیونکہ میں ہوں پس جب مجھ خداوند (کیوری آس) اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تم پر بھی فرض ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ کیونکہ میں نے تم کو ایک نمونہ دیا ہے کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ تم بھی کیا کرو۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے۔ اگر تم ان باتوں کو جانتے ہو تو مبارک ہو۔ بشرطیکہ اُن پر عمل بھی کرو یوحنا ۱۳: ۴ و ۵ و ۱۲ تا ۱۷۔ پھر لکھا ہے کہ کوئی اپنی بہتری نہ ڈھونڈے۔ بلکہ دوسرے کی ۱ کرنتھیوں ۱۰: ۲۴۔

تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تا کہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے بڑائی کریں متی ۵: ۱۶۔

**اگر متکبرانہ دعا کروگے تو نامقبول ہوگے۔**

چنانچہ مسیح نے بعض لوگوں سے جو اپنے پر بھروسہ رکھتے تھے کہ ہم راستباز ہیں اور باقی آدمیوں کو ناچیز جانتے تھے۔ یہ تمثیل کہی۔ کہ دو شخص ہیکل میں دعا مانگنے گئے۔ ایک فریسی۔ دوسرا محصول لینے والا۔ فریسی کھڑا ہوکر اپنے دل میں یوں دعا مانگنے لگا کہ اے خدا میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ باقی آدمیوں کی طرح ظالم بے انصاف زناکار یا اس محصول لینے والے کی مانند نہیں ہوں میں ہفتے میں دوبار روزہ رکھتا اور اپنی ساری آمدنی پر دہ یکی دیتا ہوں۔ لیکن محصول لینے والے نے دُور کھڑے ہوکر اتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف آنکھ اُٹھائے۔ بلکہ چھاتی پیٹ پیٹ کر کہا کہ اے خدا مجھ گنہگار پر رحم کر۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ شخص دوسرے کی نسبت راستباز ٹھہر کر اپنے گھر گیا۔ کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائیگا وہ چھوٹا کیا جائیگا۔ اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائیگا وہ بڑا کیا جائیگا۔ لوقا ۱۸: ۹ تا ۱۴۔

اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں۔ تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں۔ اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔ اگر کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو اُسے جھوٹا ٹھہراتے ہیں اور اُس کا کلام ہم میں نہیں ہے۔

**تصدیق اور تقدیس پر پورا زور دیا گیا ہے** } پس گناہ تمہارے فانی بدن میں

دیکھو صفحہ ۱۱

# نور افشاں

مطبوعہ ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء


## مسیحیت کا وصف خصوصی کیا ہے؟

نمبر ۲

مسیحیت اپنے وصف عمومی کے اعتبار سے بقول مخالفین عوالم کے قدیم وجدید مذاہب کی جان ہے مخالفین اسیات کو دلیری سے تسلیم کرتے ہیں کہ مسیحیت کا اپنا کچھ نہیں ہے۔ انہیں مسیحیت کا اپنے وصف عمومی یا اپنی وسعت کے اعتبار سے ایسی وسیع نظر آتی ہے کہ اس میں عوالم کے قدیم وجدید مذاہب اور اُن کے عقائد اور اُن کا فلسفہ جمع نظر آتا ہے۔ عالمگیر مذہب کی یہی شان تسلیم کی جاسکتی ہے کہ عوالم کے بنی آدم کو اس میں اپنی مسلمہ صداقت کی جھلک نظر آئے۔ مخالفین اس کا اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ مسیحیت میں بنی آدم کے قدیم وجدید مذاہب کی اُن کے عقائد وفلسفہ کی جھلک پائی جاتی ہے۔ بلکہ مخالفین نے تو اس بات میں یہاں تک مبالغہ کیا ہے۔ کہ انہوں نے اس بات کا کھلے الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ مسیحیت کا اپنا کچھ ہے ہی نہیں۔ نمبر ہذا میں ہم ناظرین کرام کو یہ بات بتانا چاہتے ہیں کہ مسیحیت میں مسیحیت کا اپنا کیا کچھ ہے؟ مسیحیت کو جاننے اور سمجھنے والے اصحاب ذیل کی باتوں سے ہرگز انکار نہیں کر سکتے ہیں۔

۱۔ مسیحیت کا ہمہ دان ذہن ودماغ اپنا ہے۔

۲۔ مسیحیت کا معجزنما انتخاب اپنا ہے۔

۳۔ مسیحیت کا لاثانی حامل اپنا ہے

مسیحیت کے مخالفین نے جو کچھ نمبر ما قبل میں کہا اگر سچ ہو۔ اگر ان کے بیانات کی تائید وتصدیق تاریخ اور واقعات سے ہو گئی ہو تو پھر مسیحیت اپنے ہمہ دان دماغ اور عالم الغیب ذہن پر جس قدر ناز وفخر کرے اسی قدر کم ہے۔ مسیحیت کا ذہن ودماغ اپنی ہمہ دانی اور ہمہ بینی میں اپنی آجتک نظیر نہیں رکھتا ہو۔

جس قدر مسیحیت کی مستند اور غیر مستند کُتب ہمارے زمانہ تک پہنچی ہیں جو یسوع مسیح کی زمینی زندگی کے متعلق ہیں جو یسوع مسیح کے شاگردوں اور شاگردوں کے شاگردوں کے ناموں سے منسوب ہیں۔ ان میں یسوع مسیح کے بچپن میں مصر جانے اور واپس آنے کے زمانہ کو چھوڑ کر اُسکی تمام زندگی اور زندگی کی تمام خدمات ملک کنعان میں ہی محدود دکھائی گئی ہیں۔ ان تحریروں کے تمام مصنفوں نے اپنے اُستاد کو ملک کنعان سے کبھی باہر نہیں دکھایا ہے۔ وہ اپنے اُستاد کا جنم کنعان میں بتلاتے ہیں۔ وہ کنعان ہی میں اُسے جوان کرتے ہیں۔ اس کی زندگی کی تمام خدمات کو کنعان میں ہی محدود رکھتے ہیں۔ وہ اُسے ملک کنعان میں ختم کر دیتے ہیں۔ اگر ان واقعات کو حق تسلیم کر لیا جائے تو ہمیں مسیحیت کے ذہن ودماغ کی اس اعتبار سے اپنے زمانہ پر افضلیت وفوقیت تسلیم کرنا پڑیگی کہ اُس نے ملک کنعان میں بستے ہوئے عوالم کے قدیم وجدید مذاہب کا اور اُن کے عقائد وفلسفہ کا ایسا مطالعہ کر لیا کہ اس سے کوئی شے پوشیدہ نہ رہ سکی اور اُس نے انہیں ایسا سمجھا جیسا سمجھنے کا حق تھا۔ یہ ہمہ دانی اس کے ذہن ودماغ کی لاثانی خوبی تھی۔

مزید براں جو کتب یسوع مسیح کے شاگردوں اور شاگردوں کے شاگردوں کے نام کی ہمارے زمانہ تک پہنچی ہیں۔ ان میں یسوع مسیح کے شاگردوں کے حالات اور اُن کی مسیحی خدمات کو دنیا کے نقشے کو سو بید رکھکر بخوبی دیکھا جاسکتا ہے کہ کون کون سے ممالک تک وسیع ہوئی تھیں۔ ان کی زندگی کی دوڑ دھوپ کے ممالک شہر روم اور یونان اور ایشیا کوچک۔ مسوپتامیہ۔ عرب اور ہند تک محدود ہے۔ لیکن اُن کی تصنیفات میں ان جملہ ممالک کے مذاہب کی۔ اُن کے عقائد وفلسفہ کی کھلے الفاظ میں تردید وتکذیب کے سوا ان کی اپنی مسیحی خدمت کی تعریف وتوصیف اس قدر ملتی ہے کہ انسان کی عقل وفکر دنگ ہو جاتی ہے

پھر یہی شاگرد یسوع مسیح کی زندگی کے جب حالات واقوال قلمبند کرتے ہیں تو اس سے وہ کچھ منسوب کرتے ہیں جسے مسیحیت کے مخالفین غیر مسیحیت کی جائداد قرار دیتے ہیں۔ یہاں سے یہ سوال پیدا ہو جاتا ہے کہ مسیحیت کے بانی کے ذہن ودماغ کی رسائی مسیحیت کے اُن حقائق تک کیسے ہوئی۔ جو مسیحیت میں مسلم ہیں وہ حقائق خارجی دنیا سے مسیحیت کے ہیرو کے علم وآگاہی میں کیسے آگئے؟ اس مشکل کا حل کرنا ہرگز کسی مسیحی کا کام نہیں ہے۔ یہ کام مخالفین مسیحیت کا ہے +

مسیحیت کی مستند کُتب ایک اور مشکل پیدا کرتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ مسیحیت کا بانی عمر بھر آرامی زبان بولتا رہا۔ اُسکی مادری زبان یونانی یا کوئی اور زبان نہ تھی۔ بلکہ آرامی اور عبرانی زبانیں تھیں۔ اس نے عمر بھر انہیں زبانوں میں وہ صداقتیں اپنے ہموطنوں کو سکھائیں اور سنائیں جو آج یونانی زبان میں ہمارے ہاتھوں میں ہیں۔ مسیحی کتب مقبولہ کو غور سے پڑھکر دیکھو تو تمہیں مسیحیت کے بانی کی بابت اس بات کا خیال تک نہ آئیگا کہ وہ آرامی وعبرانی کے سوا کوئی اور زبان بھی جانتا تھا۔ جس کے وسیلہ سے اس نے خارجی دنیا کے مذاہب وفلسفہ کو پڑھ سن لیا ہوگا۔ انجیل در انجیل میں اس بات کا خیال تک نہیں پا سکتے ہیں۔ پھر کیا یہ تاریخ انسانی کا آج تک معجزہ نہیں ہے کہ اس آرامی اور عبرانی جاننے والے یسوع ناصری نے اپنے ذہن ودماغ سے ایسی باتیں سنائیں جو مذاہب وفلسفہ قدیم وجدید کی جان تھیں۔ اس ذہن ودماغ کی کہاں اور کونسی مثال مل سکتی ہے؟

یسوع مسیح کے شاگرد جنہوں نے اپنے اُستاد کی زندگی کے سوانح اور اقوال قلمبند کئے بالاتفاق آرامی۔ عبرانی۔ یونانی۔ سریانی زبانوں سے زیادہ واقفکار ثابت نہیں ہو سکتے ہیں۔ گو انہیں معجزانہ طور سے مختلف زبانیں بولنے کی طاقت بخشی گئی تو بھی اُن کی تصنیفات یونانی زبان میں ہی تصنیف ہوئیں۔ اُن کی تصنیفات

میں مسیحیت کے ذہن و دماغ کی جو تعریف کی گئی ہے۔ وہ خارجی دنیا کے مذاہب و فلسفہ میں کسی انسان کی مل نہیں سکتی ہے۔ دیکھو "ہماری بائبل اور مسلم علما" نامی کتاب کو۔ جس میں مسیحیت کے ذہن و دماغ کی مفصل کیفیت لکھی گئی ہے۔

حالات مافوق کو مدنظر رکھتے ہوئے جب یسوع مسیح کے زمانہ میں علم و فضل کے اسباب پر۔ علم و فضل کی وسعت پر نقل مکانی کے اسباب و وسائل پر۔ خبر رسانی کے ذرائع پر۔ امن و سلامتی کے اسباب پر غور کیا جاتا ہے تو ماننا پڑتا ہے کہ یہ تمام وسائل و ذرائع نہایت تنگ اور پُرخطر تھے۔ ایک ملک سے دوسرے ملک تک سفر کرنا جان جوکھوں کا کام تھا۔ پیدل مسافت کو طے کرنا نہایت دشوار گذار کام تھا۔ مسافر جب گھر سے دوسرے ملک جانیکا قصد کیا کرتے تھے تو اُن کی واپسی کی امید نہ ہوا کرتی تھی۔ پھر غیر قوم۔ غیر مذہب و غیر زبان انسان کے لئے تو بے انتہا دشواریاں پیدا تھیں۔ جن پر غالب آ کر جانبر ہونا نہایت مشکل کام تھا۔ یسوع ناصری کے شاگردوں کے حالات مندرجہ انجیل ان تمام باتوں پر بخوبی نور افگن ہیں۔ پس ایسے حالات و اسباب کے درمیان یسوع ناصری کی حیثیت و حالت کے انسان کا ملک کنعان میں وہ ذہن و دماغ دکھا دینا جسے دیکھ کر اس کے معاصرین ہمیشہ دنگ رہا کرتے تھے۔ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جسے یونہیں نظرانداز کر دیا جائے۔

ذہن انسانی کو لامحدود مانا گیا ہے۔ اس کے حدود قیود قائم کرنا محال و اشکال میں داخل ہو چکا ہے۔ تو بھی جب فی زمانہ کروڑہا کروڑ بنی آدم پیدا ہوتے چلے آئے ہیں۔ تو اُن کے اذہان ذہنی قابلیتوں میں مختلف نہیں مانے جا سکتے۔ ان میں مساوات کا پایا جانا ازبس لازمی ہے۔ ہر ایک انسان کا ذہن خواہ کتنا ہی لامحدود ہو۔ مگر دوسرے انسان کے ذہن سے کم و بیش نہیں مانا جا سکتا۔ لہٰذا اذہان انسانی اپنی توسیع و وسعت میں ضرور مساوات رکھتے ہیں۔ اذہان انسانی کی معلومات میں کمی بیشی مسلم امر ہے

مگر قوا ذہنی کے اعتبار سے کل تندرست انسانوں کے اذہان مساوی بھی ہو سکتے ہیں۔ اس اعتبار سے ہو سکتا ہے کہ ایک زمانہ میں کئی ایک انسان ایسے ہوں جو اپنی ذہنی قوا اور معلومات میں بھی مساوی ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی زمانہ میں ایک واحد انسان ہو جو اپنی ذہنی قوا اور معلومات کے اعتبار سے اپنے متقدمین اور معاصرین پر فوقیت رکھتا ہو۔ اور یہ بھی ممکن بلکہ اغلب ہے کہ اذہان انسانی میں ایک ایسے ذہن و دماغ کا انسان بھی ہو جو اپنی معلومات کے اعتبار سے قدیم و جدید معلومات انسانی سے مساوات رکھتا ہوا بھی اُن سے ممتاز ہو۔ پس اگر ہم نے یسوع ناصری کو انسان مانا ہے تو اس آخری قسم کے ذہن و دماغ کا انسان مانا ہے۔ کیونکہ اُس کی معلومات قدیم و جدید مذاہب و فلسفہ کے موافق ہونے کے سوا قدیم و جدید مذاہب کے بانیوں اور فلاسفروں کی معلومات سے ممتاز بھی ہیں۔ جیسا کہ آنے والے بیان سے ظاہر ہوگا۔

اگر مختلف مذاہب کے بانیوں کی تصنیفات کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو تخیل ذہن انسانی کی بلند پروازی کی انتہا کا کچھ کچھ سراغ لگ جاتا ہے۔ وہ مختلف زمانوں میں اور مختلف ممالک میں پیدا ہو کر جو کچھ سوچتے ہیں اس میں بہت سا حصہ ایسے مطالب کا آ جاتا ہے جو ایک دوسرے سے موافقت رکھتا ہے۔ ایسے ہی اگر مختلف زمانوں کے فلاسفروں کی تصنیفات کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو وہ اپنے خیالات و مطالب کے بیان کرنے میں ایک دوسرے فلاسفر کے اس قدر موافق ہو جاتے ہیں کہ سرسری نگاہ سے اُن کی بابت یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ گویا وہ ایک دوسرے سے سیکھنے والے معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں زبردست توارد پایا جاتا ہے۔

اگر ایسے ہی مختلف شعرا کے کلام کو غور سے دیکھا جائے تو ان کے کلام میں خیالات اور عبارتوں کی ایسی یکسانی پائی جاتی ہے کہ انسان سرسری نگاہ سے یہ خیال آسانی سے کر سکتا ہے۔ کہ یہ شعرا ایک دوسرے کے نقال ہیں۔

ان امثال میں یہ امر ظاہر کرنا مقصود ہے کہ تخیل انسان کی ایک حد ہے۔ جہاں عالی دماغوں کے خیالات باہم ملجاتے ہیں۔ بعض وقت صرف خیالات ہی نہیں ملتے بلکہ الفاظ اور عبارتیں بھی ملجاتی ہیں اگر داعیٔ مذہب و فلسفہ سخن گوئی میں ذہن انسانی ایک ایسی بلندی پر پہنچکر ایک دوسرے کے ساتھ مساوات حاصل کر لیتا ہے تو یسوع ناصری کے ذہن نے اگر قدیم و جدید مذاہب و فلسفہ سے موافقت پیدا کر لی تو اُسے کس وجہ سے تعجب کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے؟ حضرات تعجب اس بات میں نہیں کہ یسوع ناصری کا ذہن و تخیل قدیم و جدید مذاہب اور فلسفہ پر حاوی تھا۔ بلکہ تعجب اس بات میں ہے کہ مسیحیت کا ذہن قدیم و جدید مذاہب اور فلسفہ سے بلند و بالا تھا قدیم و جدید فلسفہ و مذاہب نے جن باتوں کے بیان کرنے میں دفتروں کے دفتر لکھے مسیحیت کے ذہن و دماغ نے انہیں چند جملوں میں ادا کر دکھایا تھا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ خواہ مسیحیت کا پتا کچھ نہ ہو مگر مسیحیت کا ذہن و دماغ اپنا تھا۔ اس ذہن و دماغ کی جن امور تک رسائی ہوئی وہ امور بھی مسیحیت کے اپنے تھے۔

---



جبل الطارق ۲۳ دسمبر۔ آج سہ پہر کو سکینڈ سفو کس الجیلیر جہاز پر سوار ہو کر ہانگ کانگ کی طرف ہو گئی ہے (زینۃ المجتمع) ...



# سچائی سر چڑھ کر بولا کرتی ہے

اور مسیحیت ہر ایک ملت و مذہب کے لوگوں کی آبائی میراث ہے۔ ان کا پورا پورا حق ہے کہ وہ اس پر اپنا قبضہ اور تصرف کریں۔ وہ مسیحیت پر قبضہ کرنے کے لئے مسیحیت کے نام نہاد وارثوں پر کسی قدر تشدد و زیادتی بھی کر سکتے ہیں۔ وہ ان کی مذمت کر سکتے ہیں وہ کمزور اور ضعیف الایمان اور مسیحیت سے بے خبر لوگوں کے مقابل مسیحیت کی توہین و تکفیر بھی اسی مقصد سے کر سکتے ہیں کہ یہ نام نہاد مسیحی مسیحیت کی پاک میراث سے دست بردار ہو جائیں اگر وہ مسیحیت کی پاک سرزمین کو خالی پا کر زیادہ اپنی میراث بنا لیں۔ احمدی اصحاب کا طرز عمل ایسا ہی ہے۔ وہ دنیا کے آگے خصوصاً مسیحیوں کے مقابل مسیحیت کی توہین و تکفیر کیا کرتے ہیں۔ پر گھر میں احمدیت کے قالب میں خالص مسیحیت کو بھرتے رہتے ہیں۔ اگر مسیحیت کفر و بیدینی کے نام سے احمدی اصحاب کی نظر میں پسندیدہ ہو جاتی ہے تو یہی احمدیت کا دست اتحاد ہی سہی جس کی تازہ مثال ۳۰ نومبر کے الفضل میں خلیفۃ المسیح کی تقریر ہے۔ جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے جس کے کچھ حصے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر الفضل میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خلیفہ صاحب فرماتے ہیں :-

انسان کے عقل کے کسی گوشہ میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی کہ ایک کھاتا پیتا انسان انسانی حوائج میں گھرا ہوا انسان خدا بن جائے۔ اگر انسان تمام تعصبات سے علیحدہ ہو کر اور خالی بالطبع ہو کر بھی سوچے کہ کسی طرح مسیح کی خدائی اس کے ذہن میں آ جائے تو کبھی یہ بات اس کے ذہن میں نہیں آ سکتی۔ لیکن باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں آدمی ہر سال مسیحی ہوتے ہیں۔ دنیا میں اس کثرت کے ساتھ مسیحیت پھیل رہی ہے کہ آج دنیا میں تعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ مسیحی ہیں۔

ایک طرف ایشیا کے بہت سے علاقوں میں مثلاً سائبیریا۔ آرمینیا کے تمام علاقوں میں مسیحی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح افریقہ کا قریباً نصف حصہ مسیحیوں سے بھرا پڑا ہے۔ البتہ ایشیا کے بعض حصے ہیں جن میں اور مذاہب بھی پائے جاتے ہیں۔ پس عیسائیت کا غلبہ دلیلوں کی وجہ سے نہیں۔ اگر دلائل پر کسی مذہب کا دار و مدار ہوتا تو آج کبھی کی عیسائیت مفقود ہو چکی ہوتی۔

---

اس بات کو دیکھتے ہوئے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ کسی دلیل کا غلبہ کے ساتھ تعلق نہیں۔ ہاں اپنی اصلاح کے لئے دلیل محرک ہو سکتی ہے اور جو لوگ اپنے نفسوں پر قابو رکھتے ہیں ان کے مقابل میں بے شک یہ بڑا ہتھیار ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسے آدمی بہت کم ہوتے ہیں۔ ایسا آدمی ہزار میں ایک ہوتا ہے۔ ورنہ کثیر طبقہ وہی ہوتا ہے جو اخلاق سے متاثر ہوتا ہے۔ وہ ایمان لاتا ہے تو کسی کے سر پر چڑھ کر۔ وہ مرید ہوتے ہیں تو کسی کے سر پر چڑھ کر وہ صرف ایک ہی دلیل جانتے ہیں۔ کہ کوئی ایسا شخص ہمارے سامنے لاؤ جس کی ہم اتباع کر سکیں۔ کیونکہ یہ طریق ان کو آسان معلوم ہوتا ہے اور مشکل کام کے وہ عادی نہیں ہوتے اور اس طریق سے عیسائیوں نے کام لیا ہے۔ اور اسی ذریعہ سے غلبہ حاصل کیا ہے

---

باوجود اس کے کہ مسیحی حکومتیں کئی رنگ میں تباہ کر رہی ہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ مسیحی پادری سیاسی خیالات کو چھپاتے ہوئے بیرونی کھال میں اخلاق سے کام لیتے ہیں اور لوگوں کو گرویدہ بنا لیتے ہیں وہ لوگ عیسائیت کو نہیں دیکھتے اور نہ انہوں نے مسیح کو دیکھا ہوتا ہے۔ وہ صرف اس بات کو دیکھتے ہیں کہ پادری محبت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ پس وہ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ اس کی تعلیم اس کے عمل کے خلاف ہے۔ اور اس کی تہ میں سیاسی خیالات کام کر رہے ہیں اور حکومت کا یہ پیش خیمہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عیسائیت جو یورپ کے سوا اور کہیں نہ پائی جاتی تھی اور وہ یورپ کہ جس کے کناروں پر اسلامی حکومت کا جھنڈا لہراتا تھا۔ آج بحر ذخائر کی طرح دنیا پر پھیل رہا ہے۔ اور اس کی لہریں اس طرح اٹھ رہی ہیں کہ ہر مذہب کانپ رہا ہے کہ شائد یہی لہر اس کا خاتمہ کر دیگی۔

---

وہ لوگ کہ جن کا مطمح نظر گرد و پیش سے چند گز آگے بھی نہیں اٹھتا ان کے سوا ہر عقلمند جانتا ہے کہ عیسائی حکومت دنیا پر اب اس قدر مستحکم ہو چکی ہے کہ اب دنیا کی کوئی ظاہری طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور اس کو اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی اور یہ سب کچھ پادریوں کے چند یاد کئے ہوئے فقروں اور ان کے شیریں کلام اور بناوٹی اخلاق کا ہی نتیجہ ہے۔ بہت سی جگہیں ہیں کہ پادریوں نے اس طریق سے کامیابی حاصل کی ہے۔

---

چنانچہ پشاور ہی کا واقعہ ہے کہ وہاں مدت تک عیسائیت پھیلانے کے لئے کوششیں کی گئیں لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر وہاں ایک پادری پہنچا جس نے بازار میں علی الاعلان وعظ کرنا شروع کیا۔ دوسرے لوگ اسے گالیاں دیتے۔ کوئی اس پر تھوکتا۔ کوئی گالی دیتا اور کوئی اس پر راکھ وغیرہ پھینکتا۔ وہ جواب دیتا بھائی تم مجبور ہو کیونکہ تمہارا مذہب ایسے ہی اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ اور میں بھی مجبور ہوں کیونکہ میرا مذہب مجھے ایسی ہی برداشت محبت نرم دلی سکھاتا ہے۔ آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ کھڑا ہوا اور نہ صرف اس نے علی الاعلان عیسائیت کو قبول کیا بلکہ زمین بھی گرجا کے لئے دی۔ جہاں گرجا بنایا گیا۔ پھر اسی طرح چین میں بھی عیسائیت کی تبلیغ کی گئی اور آج وہاں بڑے بڑے خاندان سب عیسائی ہو چکے ہیں۔ یہ سب بناوٹی اخلاق کا نتیجہ ہے۔ جب یہ بناوٹی اخلاق دنیا کو جیت سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ سچے اخلاق دنیا کو نہ جیت سکیں ۔ (اگرچہ سچے اخلاق کا بیان نہ کیا)

# نیا سال

## ۱۹۲۷

## معزز قارئین نور افشاں کو نیا سال مبارک ہو

پس آؤ مسیح کی تعلیم کی ابتدائی باتیں چھوڑ کر کمال کی طرف قدم بڑھائیں اور مردہ کاموں سے توبہ کرنے اور خدا پر ایمان لانے کی اور بپتسموں اور ہاتھ رکھنے اور مردوں کے جی اٹھنے اور ابدی عدالت کی تعلیم کی بنیاد دوبارہ نہ ڈالیں۔ اور خدا چاہے تو ہم یہی کرینگے۔ عبرانیوں ۶: ۱۔۳

یوں تو ہر ایک دن ہمارے لئے ایک عید نوروز ہے اور ہر ایک دن کے خاتمہ پر ہم فاتح بنی اسرائیل کی طرح کہہ سکتے ہیں کہ یہاں تک خداوند نے ہماری مدد کی ۱ سموئیل ۷: ۱۲ مگر یکم جنوری ایک خاص معنوں میں عید نوروز اور ایک مبارک موقع ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ نپولین بوناپارٹ جس نے ایک عالم کو تہ و بالا کر دیا تھا جنگ شروع کرنے سے پیشتر ایک علیحدہ خیمہ میں چلا جاتا تھا۔ وہاں پاس کے فوجی افسران یکے بعد دیگرے جا کر اس سے ہاتھ ملایا کرتے تھے۔ مگر اس ہاتھ ملانے میں کچھ عجیب کیفیت ہوتی تھی۔ ہر ایک افسر مسکراتا ہوا خیمہ سے باہر آتا اور ایک نئے جوش۔ نئے حوصلہ اور نئے ارادہ سے فرانس کے لئے لڑنے اور اپنی جان دینے کو تیار ہو جاتا تھا۔ یکم جنوری میں کچھ اسی قسم کی کیفیت ہوتی ہے۔ اس سے نہ صرف پرانا سال تبدیل ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس سے سال آئندہ کے لئے نئی ہمت۔ نیا جوش اور نیا ارادہ باندھنے کا موقع ملتا ہے۔ پرانے خیالات تبدیل ہو کر وہ کیفیت ہو جاتی ہے جس کا ذکر مقدس پولوس نے اس طرح پر کیا ہے۔ "پرانی چیزیں جاتی رہیں دیکھو وہ نئی ہو گئیں۔" ۲ قرنتیوں ۵: ۱۷ اگر بعض اشخاص جیسا چاہئے اس مبارک موقع سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور ان کی زندگی میں سال بسال وہی پرانا ڈھرا۔ وہی پرانا راگ۔ وہی پرانی کمزوریاں باقی رہتی ہیں ان کی مسیحیت تیل کے بیل کی طرح ہوتی ہے جو دن بھر سخت سفر کرتا رہتا ہے۔ مگر شام کو اسی مقام پر ہوتا ہے جہاں سے اس کا پہلا سفر شروع ہوا تھا۔ اسی طرح پر ان لوگوں کی مسیحیت کا حال ہے بپتسمہ کے دن سے لیکر مرتے دم تک۔ وہ جہاں کمال کی طرف نہیں بڑھتے بلکہ خداوند کے احکام کو ٹالتے رہتے ہیں۔

اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس سال کے شروع ہی میں اپنی مسیحی زندگی کا اندازہ لگائیں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ اگر ہماری زندگی سو بترقی نہیں ہے تو اسکی وجوہات کیا ہیں۔

پہلے سلاطین کے بائیسویں باب کی تیسری آیت میں یوں مرقوم ہے تب شاہ اسرائیل نے اپنے ملازموں سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ رامات جلعاد ہمارا ہے۔ کیا ہم چپکے رہیں اور شاہ ارام کے ہاتھ سے پھیر نہ لیں؟ اس آیت میں کامیابی اور ترقی کی دو شرائط معلوم ہوتی ہیں

۱۔ **اپنے حقوق کو پہچاننا**۔ حقوق نہ جاننے سے بعض اوقات زندگی میں وہ مصیبت آجاتی ہے جو حقیقت میں فضول اور بے معنی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ انگلنڈ کے بنک میں ایک بڑی رقم ایسے روپیہ کی ہے۔ جسکا کوئی جائز حقدار نہیں ملتا۔ جن اشخاص کو وہ روپیہ ملنا چاہئے تھا ان کو کسی نہ کسی سبب سے اپنے حقوق کی خبر نہیں ملی اور اس وجہ سے وہ سخت ذلت اور مصیبت کی زندگی بسر کرتے ہیں جبکہ بنک میں ان کے لئے کافی روپیہ موجود ہے۔ ہماری مسیحی زندگی میں بعض اوقات یہی کیفیت ہوتی ہے۔ ہم اپنے حقوق سے بے خبر ہو کر مسرف بیٹے کی طرح ذلیل اور حقیر زندگی بسر کرتے رہتے ہیں۔ جبکہ باپ کے گھر کی طرف جانے اور کمالیت میں بڑھنے کا دروازہ خداوند یسوع مسیح کے فضل سے کھلا رہتا ہے۔ اگر ہم کو اپنے حقوق کی حقیقت معلوم ہو جائے تو یقیناً ہماری مسیحی زندگی بہت اعلےٰ اور بہتر ہو سکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ یورپ کی گذشتہ ہولناک جنگ کے ایام میں اسکاچ سپاہی زخمی ہو کر اسپتال میں بھیجا گیا۔ جب کچھ صحت ہوئی تو رخصت لے کر اپنے اہل و عیال سے ملنے اور تبدیل آب و ہوا کا لطف اٹھانے کی غرض سے اپنے ملک اسکاٹ لینڈ کو واپس چلا گیا۔ جب وہاں پہنچا تو اپنے ملک کے لوگوں کو ہر طرح کے عیش و عشرت اور ناچ رنگ میں مبتلا دیکھ کر اس کا دل ٹوٹ گیا اور اس نے آہ سرد بھر کر کہا کاش میرے اہل وطن اپنے ان بھائیوں کی مصیبت کو جانتے جو ان کے جان و مال کی حفاظت کی غرض سے میدان جنگ میں گئے ہیں۔ اس اسکاچ سپاہی کی طرح ہم بھی یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہمارے بعض مسیحی بھائی اس حقیقت سے آگاہ ہو جائیں۔ جو خداوند کے دکھ و تکلیف اور صلیبی موت میں نہاں ہے۔ تو ان کی زندگی میں نمایاں ترقی ہو سکتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اپنے حقوق کو کس طرح جان سکتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ کسی موقع پر ان خاص خاص حقوق کا ذکر کرینگے۔ جو خداوند یسوع مسیح کی معرفت ہمارے ہو چکے ہیں۔ مگر اس موقع پر طوالت کے خیال کو مد نظر رکھ کر صرف اس قدر اشارہ کر دینا کافی سمجھتے ہیں کہ خداوند کا پاک کلام ہمارے حقوق کی دستاویز ہے اور اپنے حقوق کو جاننے کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے مقدس پولوس رسول فرماتے ہیں کہ "ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے۔ تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے۔ تاکہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے" ۲ تمطاوس ۳: ۱۶، ۱۷۔

۲۔ **اپنے حقوق پر قابض ہونا**۔ تب شاہ اسرائیل نے اپنے ملازموں سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ رامات جلعاد ہمارا ہے۔ کیا ہم چپکے ہیں اور شاہ ارام کے ہاتھ سے پھیر نہ لیں؟ اپنے حقوق کو جاننا کمالیت کی طرف بڑھنے کی پہلی منزل ہے۔ مگر محض ان کے جان لینے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا جب تک ان پر قابض ہو کر پورا اختیار حاصل نہ کریں۔ شاہ اسرائیل اور غالباً اس کے ملازم اس بات سے بخوبی واقف تھے۔ کہ رامات جلعاد ہمارا ہے۔ مگر

محض یہ جان لینے سے وہ شہر جو اُن کی نیاد کا شہر تھا اُن کے قبضہ میں نہیں آیا بلکہ اُس کے لئے علیٰحدہ جنگ کرنی پڑی۔ ہماری مسیحی زندگی میں بعض اوقات یہی کمی رہ جاتی ہے۔ ہم اس بات کو تو جان لیتے ہیں کہ خداوند مسیح کے وسیلہ سے ہم کو ہر ایک روحانی فضیلت حاصل ہوجانے کا پورا اور کافی انتظام ہوچکا ہے۔ مگر دقت یہ ہوتی ہے کہ ہم جان بوجھ کر نادان بنے جاتے ہیں۔ ہماری زندگی اس چپراسی کی طرح ہوتی ہے جو روپیہ کی تھیلی کے بوجھ سے دبا جاتا ہے۔ مگر خود ایک تنگ دست چپراسی رہتا ہے۔ خداوند کریم ہم کو یہ توفیق عنایت کرے کہ اس نئے سال میں ہم نہ صرف ہر ایک مسیحی فضیلت کو جانیں بلکہ اُس کے حصول کی کوشش کریں تاکہ لوگ ہمارے نیک کاموں کو دیکھیں اور ہمارے باپ کی جو آسمان پر ہے بڑائی کریں متی ۵: ۱۶۔ ہمیں چاہئے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے متی ۵: ۴۸۔ مگر بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس طرح اپنے حقوق پر قابض ہوں۔ تاکہ ہماری مسیحی زندگی رو بکمال ہو؟ خداوند کا کلام اس کا جواب اس طرح یہ دیتا ہے۔ مگر جب ہم سب کے بے نقاب چہروں سے خداوند کا جلال اس طرح منعکس ہوتا ہے جس طرح آئینے میں تو اس خداوند کے وسیلے سے جو روح ہے ہم اس ہی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔ ۲۔ قرنتیوں ۳: ۱۸۔

کہتے ہیں کہ اتھینی شہر میں ایک غلام لڑکی تھی جسکی تربیت بہت ہی ناقص طور پر ہوئی تھی۔ قدرت نے اُسے کافی خوبصورت بنایا تھا۔ مگر تعلیم و تلقین کے باعث وہ اپنے آپ کو ایسا بنائے ہوئے تھی کہ سب لوگ اُسکو انتہا درجہ کی بدسلیقہ اور بدشکل خیال کرتے تھے۔ اسی شہر کے ایک چوک میں ایک سنگ مرمر کی عورت کی مورت نصب کی ہوئی تھی۔ جو خوبصورتی کے لحاظ سے بے نظیر تھی اتفاقاً ایک دن اس غلام لڑکی نے بھی اس مورت کو دیکھا۔ اور اس پر گویا فریفتہ ہوگئی۔ ہر روز اس مورت کے سامنے کھڑی ہوکر اپنی صورت کو اس کی صورت سے ملانے کی کوشش کرنے لگی۔ روزانہ ہاتھ منہ دھو کر بال بڑے قرینے سے بنانے شروع کئے۔ کپڑے صاف رکھنے لگی۔ رفتہ رفتہ ایسی کامیابی حاصل کی کہ اس لڑکی کی طرز اور ادائیں اس مورت کے مشابہ ہوگئیں اور وہی لڑکی جو انتہا درجہ کی بدسلیقہ اور بدشکل تصور کی جاتی تھی۔ ایسی خوبصورت اور حسین معلوم ہونے لگی کہ بڑے بڑے امیر اس سے شادی کرنے کو تیار ہوگئے۔

کمالیت کی طرف بڑھنے کا طریقہ یہی ہے کہ چنانچہ عبرانیوں کا لکھنے والا لکھتا ہے اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تاکتے رہیں۔ عبرانیوں ۱۲: ۲ یعنی ہم بے نقاب چہروں سے خداوند یسوع مسیح کے کمال کو دیکھیں اور اُس کی پاک اور مبارک زندگی پر روز بروز غور کریں اور اپنی زندگی اس کی مانند بننے دیں۔ اس طرح ہم میں بھی اس کی عادات و خصائل پیدا ہوجائینگے۔ پس آؤ مسیح کی تعلیم کی ابتدائی باتیں چھوڑ کر کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔ ...... اور خدا چاہے تو ہم (اس نئے سال میں) یہی کرینگے۔ عبرانیوں ۶: ۱-۳ +

(پادری) سی۔ اے۔ کلیم

ہنری فورڈ امریکہ کا ایک بہت ہی امیر ہے اور وہ دنیا کے بڑے بڑے نامور مالداروں میں ایک ممتاز شخصیت کا انسان ہے۔ کہتے ہیں کہ اُس کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ وہ اپنے کارخانہ ہائے موٹر میں کام کرنے والے مزدوروں کو سب سے زیادہ اُجرت یعنی ۶ ڈالر روزانہ یا ماہانہ دیتا ہے اور اپنی موٹروں کو مقابلتاً سستے داموں فروخت کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر سال کے بعد صرف ۳ فیصدی کاریگر اس کے ہاں بدلتے ہیں جس سے روپیہ اسباب اور وقت جو نئے کاریگر رکھنے پر صرف ہوتا ہے بہت کچھ بچ جاتا ہے۔

# انتخاب زندگی

کتاب مقدس میں کائنات کا شمار اس سے زیادہ بیان نہیں کیا گیا کہ آسمان۔ زمین۔ دریا اور جو کچھ اُن میں ہے سب چاہے ہزاروں آسمان۔ لاکھوں زمینیں اور بے شمار دریا ہوں تو بھی وہ سب کے اسی نام سے پکارے جائینگے۔ پس اگر بے شمار جزو ہے تو کل میں داخل ہے اور کل ہے تو جھگڑا ختم ہوا۔ چنانچہ کسی صاحب دل کا قول ہے۔

دل گرچہ درین بادیہ بسیار شتافت
یک موئے ندانست و بسے موئے شگافت
اندر دل او ہزار خورشید بتافت
آخر بکمال ذرۂ را نیافت

اور فرشتوں کا بھی تو یہی اقرار ہے لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔

قدرت کاملہ نے مخلوقات کے لئے ان کی حیثیت اور وسعت کے موافق حدیں ٹھہرا دی ہیں جن سے تجاوز محال ہے۔ بنی نوع انسان اگرچہ بوجہ عاقل ہونے کے اشرف المخلوقات ہیں تاہم عقل انسانی کے لئے بھی ایک حد ہے۔ جس کے آگے بڑھنا نری لاف زنی ہے۔ بالفرض اگر آدمی کو فعل مختار بھی مان لیا جائے تو بھی دنیا کی بے شمار چیزیں اُس کی آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ جنکو وہ دیکھتا سنتا اور محسوس کرتا ہے اور ہزار تمنا سے ان چیزوں کی آرزو کرتا ہے۔ تاہم اُن کے حاصل کرنے میں بالکل محروم اور بے نصیب رہتا ہے۔ بغرض آدمی مجبور ہو یا مختار پھر دو حالت محدود اور محتاج محض ہے۔

۲۔ ملاقات سے پہچان پیدا ہوتی ہے۔ پہچان سے معرفت اور معرفت سے اُنس پیدا ہوتا ہے۔ یعنے جب معرفت کامل ہوتی ہے تو محبت اپنا رنگ لاتی ہے۔

محبت آزاد ہے اور کوئی شخص اس پر کم و کیف کا حکم نہیں لگا سکتا۔ کیونکہ شخص اپنی طبیعت

اپنے ساتھ فکر پیدا ہوتا ہے۔ اور آدمی اُس کا نمونہ ہوتا ہے۔ جس طرف اُسکی طبیعت کا میلان ہوتا ہے۔ جسکو جسکی لگن ہے وہی اس کا رام

اس میں شک نہیں ہے کہ آدمی کی طبیعت دنیا کی حشمت اور نفسانی خواہشوں کی از حد طالب ہے۔ روحانی باتوں کا ذکر اذکار صرف زبانی کرتی ہے اور ہونٹھ بڑبڑایا کرتے ہیں جن سے قسم قسم کی آواز نکلتی اور فوراً ہوا میں ملجاتی ہے اور اگر کچھ دیرپا ہو تو وہ بھی عارضی ہوگی۔ لہذا معرفت آدمی کی رسائی سے بہت دُور ہے۔ البتہ پہچان ایک آزمودہ اوزار ہے اور وہ ہر طرح نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے میں کافی سے بڑھکر ہے۔

۳ ہم عیسائی لوگ کلام اللہ اور بنا بریں واقعات بیانتے ہیں کہ ہمارے مقدس و مبارک خداوند مسیح علیہ زندگی کے کام اور کلام میں بے نظیر اور لاثانی ہے۔ آپ کی مبارک زندگی کا آخری حصہ جو صلیب پر ختم ہوتا ہے۔ بجز چند لفظوں کے بالکل خاموشی میں گذرا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ جو کچھ دنیا میں سکھلاتے رہے یعنے صبر و تحمل بُردباری اور محبت وغیرہ یہ آخری وقت کی خاموشی آپ کی تعلیم کا عقل ثبوت تھا جس سے آپ کے کام اور کلام میں پورا اور کامل اتحاد پیدا ہوگیا۔ لہذا ہم نہایت شکر گذار ہیں کہ باوجود بے شمار نعمتوں کے حق تعالےٰ نے ہم کو ایک شریف اور پسندیدہ زندگی کا راز بھی بتا دیا ہے یعنے یہ کہ پاک زندگی کیسی ہوتی ہے۔ کیونکر اور کس طرح اور کہاں ملتی ہے اور نیز ناپاک زندگی کیسی گھنونی اور نفرتی ہوتی ہے۔

پس یہی خوشخبری ہے جس کی بابت مقدس رسول فرماتا ہے۔ اس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتدا سے تھا اور ہم نے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چھوا۔ یہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اُسے دیکھا اور اُسکی گواہی دیتے ہیں اور اُسی ہمیشہ کی زندگی کی خبر دیتے ہیں جو باپ کے ساتھ تھی اور ہم پر ظاہر ہوئی جو ہم نے دیکھا اور سنا ہے تمہیں بھی اس کی خبر دیتے ہیں "تاکہ تم بھی ہمارے شریک ہو اور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اُس کے بیٹے یسُوع مسیح کے ساتھ ہے اور یہ ہم اس لئے لکھتے ہیں کہ ہماری خوشی پوری ہوجائے" ۱ یوحنا ۱ باب یہ حواس خمسہ کی گواہی ہو جس سے بڑھکر دنیا میں صداقت اور تواتر کہیں نہ ملیگا۔

اب ایک بات باقی رہی جو اس مضمون کے آخر میں بیان کی جائیگی۔ اور وہ یہ ہے کہ اس پاک اور مقدس زندگی سے ہم نے کیا حاصل کیا اور کس طرح ہمارے افعال و اقوال ہم کو روکتے ہیں کہ ہم اس پاک اور مقدس زندگی کی مشابہت پیدا کریں۔ وہ تو لا شریک ہے پس اسوقت ہم یاد کرینگے کہ خدا تعالےٰ کا فضل کیا ہوتا اور کس عزت و توقیر کے لائق ہے (باقی باقی)

ن۔ د مسیحی مناد

---

**ہیڈ مبرگ** (جرمنی) کے ایک سائنسدان ڈاکٹر فریڈرک برگنس نے حال ہی میں کوئلہ کو تیل بنا دینے کے متعلق نہایت حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں۔ پچھلے دنوں جرمنی کے بعض سائنسدانوں نے کوئلہ سے تیل نکالنے کے تجربے کئے تھے۔ ڈاکٹر برگنس کے انکشافات اس سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ وہ کوئلہ سے تیل نکالنے کے نہیں بلکہ کوئلہ کو تیل کی صورت میں بدل دینے یعنی اس کا قلب ہیئت کر دینے کے دعویدار ہیں۔

ڈاکٹر موصوف کا خیال ہے کہ ان کے تجربات کے مطابق ایک ٹن کوئلہ سے (۱۰۰) تا (۱۲۵) گیلن تیل بن سکتا ہے۔ یعنی بلحاظ قیمت (۱۵) مارک کا کوئلہ (۴۵) مارک کی قیمت کے تیل کی صورت میں منتقل ہوسکتا ہے اس وقت ڈاکٹر برگنس کے تجربات کی بنا پر جرمنی میں دو بڑے بڑے کارخانے بن رہے ہیں جن میں کوئلہ سے تیل بنایا جائیگا۔

(تہذیب اور ہفتہ وار)

# مسیحیوں اور مسلمانوں کے نہایت ضروری تاریخی سن

سن ۴ بی۔ سی یسوع مسیح کی پیدائش ہوئی۔

سن ۲۹ بعد مسیح۔ یسوع مسیح مصلوب ہوا۔ زندہ ہوا۔

بعد مسیح ۳۱۲ میں قیصر قسطنطین اٹلی میں مسیحی ہوا۔

بعد مسیح ۳۸۹ میں مسیحیت رومی سلطنت کا مذہب بن گئی۔

سن ۵۷۰ بعد مسیح حضرت محمد کی مکہ میں پیدائش ہوئی

بعد مسیح ۶۲۲ میں حضرت محمد نے مدینہ کی طرف ہجرت کی

بعد مسیح ۶۳۲ میں حضرت محمد کی مدینہ میں وفات ہوئی

بعد مسیح ۶۳۶ میں خلیفہ عمر نے یروشلم کو فتح کیا۔

بعد مسیح ۶۴۲ میں دمشقی یوحنا نے مسلمانوں کو انجیل سُنائی۔

بعد مسیح ۷۳۲ میں مسلمانوں کی مغرب میں شکست شروع ہوئی۔

بعد مسیح ۷۴۲ میں مسلمانوں نے چین میں پہلی مسجد بنائی

آٹھویں صدی عیسوی میں مسلمانوں نے ایران کو فتح کرلیا۔

بعد مسیح ۸۳۰ میں الکندی عربی مسیحی نے اپنی کتاب الکندی لکھی۔

بعد مسیح ۱۰۰۰ میں مسلمانوں نے ہند کو فتح کیا۔

۱۰۹۶ء سے ۱۲۰۲ء تک یروشلم کو آزاد کرنے کے لئے جہاد ہوتے رہے۔

۱۱۸۲ء سے ۱۲۲۶ء تک فرنسس آو اسیسی کفار میں وعظ کرتا رہا۔

۱۲۳۵ء سے ۱۳۱۵ء تک ریمنڈ لل شمالی افریقہ میں مشنری کا کام کرتا رہا۔

۱۴۵۳ء میں مسلمانوں نے قسطنطنیہ پر قبضہ کرلیا۔

۱۴۹۲ء میں فرڈینینڈ ثانی نے مسلمانوں کو سپین سے نکال دیا۔

۱۵۲۵ء سے ۱۷۰۷ء تک ہندوستان میں





مغلوں نے سلطنت کی۔

سنہ ۱۶۸۳ء میں مشرقی یورپ میں وائنا شہر پر مسلمانوں کو پہلی شکست ہوئی تھی۔

سنہ ۱۷۴۰ء سے سنہ ۱۸۰۰ء تک سر عمان کے عرب میں وہابی تحریک غالب آگئی تھی۔

سنہ ۱۸۰۶ء سے سنہ ۱۸۱۲ء تک ہینری مارٹین ہند عرب ایران میں مشنری کا کام کرتا رہا۔

سنہ ۱۸۲۰ء میں لیوی پارسن اور پلنگ فسک امریکہ سے سمرنا پہنچے تھے۔

سنہ ۱۸۵۰ء سے سنہ ۱۸۹۱ء میں بشپ ٹی ولپی فرینچ مشنری ہند اور عرب میں آیا تھا۔

سنہ ۱۸۲۶ء میں چرچ مشنری سوسائٹی نے اپنا کام مصر میں شروع کیا۔

سنہ ۱۸۳۱ء میں امریکن بورڈ مشنری قسطنطنیہ میں کام کرنے لگے۔

سنہ ۱۸۳۳ء میں امریکن پریسبٹیرین نے ایران میں کام شروع کیا۔

سنہ ۱۸۴۷ء میں سوریہ کے ایلی سمتھ نے عربی میں بائبل کا ترجمہ کیا۔

سنہ ۱۸۷۵ء میں چرچ مشنری سوسائٹی نے ایران میں کام شروع کیا۔

از مشنری ریویو آف دی ورلڈ بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء

---

## بلوچستان میں غلامی حکماً بند کیجائے

### خان آف قلات کا اعلان

دہلی ۱۱ جنوری۔ بلوچستان ایڈمنسٹریشن کی مسلسل جد و جہد کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ خان آف قلات نے اعلان کر دیا ہے کہ کوئی مرد، عورت یا بچہ فروخت نہ کیا جائے اور نہ ہی بطور ہدیہ پیش کیا جائے اور اس طرح غلامی کا رواج قطعاً بند کر دیا جائے۔ گورنمنٹ آف انڈیا قلات میں غلامی کا رواج بند ہونے کی رپورٹ آف نیشنز میں کریگی۔ (بندے ماترم)

# تقریظات

## (۱) وید قرآن اور بائبل کی دعائیں

یہ نادر اور قیمتی اور اصول کتاب سلطان الناظرین پادری مولوی سلطان محمد پال صاحب کی تازہ تصنیف ہے جسکی ضخامت ۱۸۰ صفحہ کی ہے۔ کتابت اور چھپائی اور کاغذ اعلیٰ ہے قیمت ۸ر رکھی گئی ہے۔

فاضل مصنف نے یہ کتاب تصنیف فرما کر مسیحیوں اور مسلموں میں غیر فانی شہرت کا تاج حاصل کر لیا ہے کتاب ایسے اچھوت موضوع پر لکھی ہے جو مذاہب ثلاثہ کی جان ہے۔ کتاب میں ایک مقدمہ کے سوا بائبل و قرآن کی دعاؤں میں موافقت کا اور بائبل و قرآن کی دعاؤں سے ویدوں کی مخالفت کا ایسا نقشہ پیش کیا گیا ہے کہ کتاب کا ناظر اس کتاب کو پڑھتا پڑھتا ہی ہر سہ مذاہب کی کتب مقبولہ کی قدر و قیمت سے بخوبی واقف و آگاہ ہو جاتا ہے۔ طوفان شدھی کو روکنے کے لئے یہ کتاب دیگر کتب کے مقابل نہایت زیادہ کارآمد و مفید ثابت ہوگی۔ ہم اس کتاب کے لئے فاضل مصنف اور ناشر کو صدق دل سے مبارکباد کہتے ہیں نور افشاں کے ہر ایک ناظر سے ضرور سفارش کرتے ہیں کہ وہ اسکی ایک ایک کاپی فرور خرید فرمائیں۔ مسٹر ایم۔ کے۔ خان مہاں سنگھ باغ لاہور سے طلب فرمائیں۔

## (۲) اظہار حقیقت

یہ بھی ایک نئی کتاب ہے جسے جناب شفیع الرحمن خاں غوری خلف منشی ولایت حسین خانصاحب غوری زمیندار آنریری نائب تحصیلدار ممبر پنچایت بورڈ ڈسٹرکٹ میونسپل بورڈ چندیری (گوالیار) نے تصنیف فرمائی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے ضخامت ۳۲ صفحہ کی ہے قیمت نامعلوم ہے۔ یہ کتاب بغرض ریویو ہمارے پاس آئی ہے ہم نے اسے پڑھا اس میں فاضل مصنف نے بہت سی باتوں کو صفائی سے دکھایا ہے کہ اصلاحات کے عطیہ کے ساتھ جو بد سلوکی عدم تعاون اصحاب نے کی اور عدم تعاون کی حمایت میں جو فساد مخالفین اصلاحات نے ملک میں کئے یہ سب کچھ اصلاحات کی دوسری قسط کے عطیہ کی راہ میں کاوٹ ہونگے۔ انڈین نیشنل کانگریس کا طرز عمل ملک کے مفاد میں سخت ضرر رساں واقع ہوا ہے۔ اگر اب بھی اصلاحات کے مخالف گورنمنٹ کی مزاحمت سے باز نہ آئے تو سوراجیہ ملنا محال ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی فاضل مصنف نے انگریزی گورنمنٹ کی برکات کا مشرح بیان کیا ہے۔ ہم ناظرین کرام سے اس کتاب کی بھی سفارش کرتے ہیں کہ وہ پتہ مذکورہ بالا سے طلب فرمائیں ؂

---

امریکہ میں ایک چارڈ فرڈیک نام کا ایک ۹ سالہ بچہ عجیب طاقت رکھتا ہے۔ ایک روز اس کا عیسائیت پر لکچر ہوا اسی وقت ہم آدمی اُسکے مرید ہو گئے۔ یہ امریکہ میں ایک نیا پیغامبر مانا جاتا ہے۔ (بندے ماترم)

میسور ۱۱ جنوری۔ میسور میں سونے کی کانوں میں چٹانوں کا ایک سلسلہ ½۱۰ اور تین بجے کے درمیان پھٹ گیا۔ مکمل حالات ابھی تک معلوم نہیں ہوئے لیکن رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳ زخمی قلیوں کو ہسپتال میں لایا گیا۔ جن میں سے دو لب جان ہیں یہ حادثہ ۳۲۰۰ اور ۴۰۰۰ فٹ کے درمیان طول پر ہوا ہے۔ (بندے ماترم)

لنڈن کے ایک نامی حلوائی نے کرسمس کے دنوں میں ایک کرسمس کیک پکایا تھا اس کا وزن ایک ٹن تقریباً ۲۸ من تھا۔ اسکی اونچائی ۸ فٹ سے زیادہ تھی۔ اسکی تیاری میں ۲ من ۳۰ سیر چینی۔ دو من مکھن اور تیس ہزار انڈے اور باقی آٹا لگا تھا۔ (د)

لنڈن اور نیویارک کے درمیان وائرلیس ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کیا گیا ہے اور اُس پر تجربے کے طور پر کام ہو رہا ہے۔ (د)

## سہارنپور کنونشن

**مارچ ۹ لغایت ۱۴ ۱۹۲۷ء**

مضمون۔ مسیح و کلیسیا ہے
چیرمین ڈاکٹر جے۔ آر چیتر صاحب لکھنؤ
واعظین۔ سادھو سندر سنگھ صاحب گنن بیزجا صاحب الہ آباد۔ پادری ایچ۔ جے ٹیس صاحب بریلی۔ مسٹر منی لال پریکھ۔
مشاعرہ۔ ۱۴ مارچ ۱۹۲۷ء میر مشاعرہ پادری آر گارڈنر صاحب اسبق۔

**مصرعہ طرح**

**کوئی ساتھی مرا سفر میں نہیں**

سفر۔ جگر قافیہ "میں نہیں" ردیف۔ ہر صورت سے یہ کنونشن نہایت ہی سود مند و برکت کا باعث ثابت ہوگا۔ اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ دیجئے۔ اور دعا کرتے ہوئے آئیے اور خداوند کریم کے انبار خانہ سے برکتیں حاصل کیجئے۔ آپ کا تعلق کلیسیا سے ہے۔ اور اس ملک کو منجی مسیح کے لئے فتح کرنے کے لئے آپ طلب کئے گئے ہیں آئیے اور ضرور آئیے۔ اس سے زیادہ کیفیت سکرٹری کنونشن سے دریافت کیجئے۔

آپ کے دیدار کا طالب۔ امرداس سکرٹری کنونشن
**نمبر ۴ بیڑی لین۔ دہلی۔**

### گھونسہ باز کو، لاکھ ڈالر ملیگا

سینٹ لوئی ۶ جنوری (ریوٹر) اینہ دستمبر مشہور گھونسہ باز گن ٹنی ۷ لاکھ ۵۰ ہزار کے مقابلہ میں اپنے خطاب کی حفاظت کریگا۔ ٹیکس ریکارڈ اسکی حمایت کرینگے۔ غالباً آج معاہدہ پر دستخط ہو جائینگے۔ (رہند ماتم)

لندن ۶ جنوری بگذشتہ چند روز سے ڈیوک آف کناٹ بیمار تھے۔ لیکن اب پورے طور پر شفایاب ہو گئے ہیں (ر)

## اشتہار چھاپہ خانہ

اگر آپ کو عمدہ صاف ستھری حسب منشا اور مقابلتاً ارزاں کتابیں چھپوانی درکار ہوں تو ہم سے خط و کتابت کریں۔ ہمارا اپنا چھاپہ خانہ نہایت کامیابی سے چل رہا ہے اور اس میں ہر قسم کی کتابیں۔ اخبار۔ رسالے۔ رپورٹیں۔ رجسٹر۔ فارم۔ امتحانوں کے پرچے وغیرہ چھاپنے کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ ردی۔ بازاری اور غیر سنجیدہ لٹریچر ہم نہیں چھاپتے۔ اس لئے ستھرا اور عمدہ کام کرانے کے خواہشمند اصحاب ایک بار ہماری احسن کارکردگی۔ بہترین لکھائی اور چھپائی اور خوش معاملگی کی آزمائش کریں۔ انگریزی اور اردو دونوں قسم کی چھپائی میں ہمارا پریس پنجاب بھر میں شہرت حاصل کر رہا ہے آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

## اشتہار کتب

**اے آدم تو کہاں ہے** از ڈاکٹر ڈی۔ ایل ہوڈی صاحب کا ایک لکچر اردو میں صفحہ ۲۸ - ۲ پائی

**عالمگیر مذہب**۔ از پادری پی کیول سنگھ ایم اے مرحوم۔ یہ خواجہ کمال الدین احمدی کی کتاب ینابیع المسیحیت کا جواب ہے صفحہ ۱۳۴ - ۶

**احادیث اہل اسلام** مسلمان حدیثوں کا ایک نادر مجموعہ اور حدیثوں کی حقیقت پر تبصرہ صفحہ ۱۳۲ - ۲

**احبار کی کتاب کی تفسیر** سوال و جواب کے طور پر۔ از پادری جے۔ جے لوکس صاحب صفحہ ۱۰۸ - قیمت ۱۰

**الغزالی** مصنفہ پادری ایس۔ ایم۔ زویمر صاحب مشہور محمدی عالم امام غزالی کی تحریروں میں مسیح اور مسیحیت کی خوبیوں کا ذکر صفحہ ۲۷۲ - قیمت ایک روپیہ (عہ)

المشتہر
**سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی**
انارکلی۔ لاہور

## یونگ گرلز ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکیوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات عہ ماہوار فی طالب علم ہے کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اسکے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طالبات بھی داخل ہو سکتی ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کشا ... کپڑوں کو تول ... سے ... تک۔ مزید حالات پرنسپل ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

## تین بیماریوں کی حکمی دوائیں

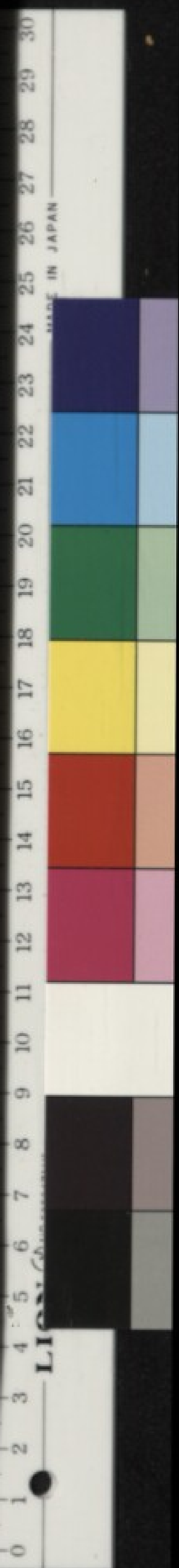
(۱) دمہ خشک ہو یا تر اپنا مجرب اور مشہور دوا ہے وہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے قیمت عہ

(۲) ہر قسم کی کمزوری دور کرنے میں لاثانی اور مجرب دوا ہے۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو۔ قیمت فی شیشی عہ

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ تپ۔ چوتھیا تپ۔ پہلے ہی دن رک جاتا ہے ورنہ دوسرے دن ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

۲ محصولڈاک ذمہ خریدار

المشتہر ڈاکٹر ای۔ این اودیڈ ایم خورجہ۔ ضلع بلند شہر۔



بادشاہی نہ کرے کہ تم اس کی خواہشوں کے تابع رہو اور اپنے اعضا ناراستی کے ہتھیار ہونے کے لئے گناہ کے حوالے نہ کیا کرو بلکہ اپنے کو مُردوں (بلحاظ گناہ) میں سے زندہ (مسیح یسوع میں) جانکر خدا کے حوالے کرو۔ اور اپنے اعضاء راستبازی کے ہتھیار ہونے کے لئے خدا کے حوالے کرو۔ اس لئے کہ گناہ کا تم پر اختیار نہ ہوگا۔ کیونکہ تم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہو۔ رومیوں ۶: ۱۲ تا ۱۴۔

خدا سے ملنے کے لئے پاکیزگی از حد ضروری ہے وہ پاکیزگی جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو۔ کیونکہ خدا ایسے نور میں رہتا ہے جہاں ناپاکی نہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ خدا نور ہے اور اس میں ذرا بھی تاریکی نہیں اگر ہم کہیں کہ ہماری اُس کے ساتھ شراکت ہے اور پھر تاریکی میں چلیں تو ہم جھوٹے ہیں اور حق پر عمل نہیں کرتے۔ لیکن اگر ہم نور میں چلیں جس طرح کہ وہ نور میں ہے تو ہماری آپس میں شراکت ہے۔ ۱ یوحنا ۱: ۵ تا ۷۔

اس لئے میں یہ کہتا ہوں اور خداوند میں جتائے دیتا ہوں کہ جس طرح غیر قومیں اپنے بیہودہ خیالات کے موافق چلتی ہیں تم آیندہ کو اس طرح نہ چلنا۔ کیونکہ اُن کی عقل تاریک ہو گئی ہے۔ اور وہ اس نادانی کے سبب جو اُن میں ہے اور اپنے دلوں کی سختی کے باعث خدا کی زندگی سے خارج ہیں انہوں نے سُن ہو کر شہوت پرستی کو اختیار کیا تاکہ ہر طرح کے گندے کام حرص سے کریں۔ مگر تم نے مسیح کی ایسی تعلیم نہیں پائی۔ بلکہ تم نے اُس سچائی کے مطابق جو یسوع میں ہے اُسی کی سُنی اور اُس میں یہ تعلیم پائی ہوگی کہ تم اپنے اگلے چال چلن کی اُس پرانی انسانیت کو اُتار ڈالو جو فریب کی شہوتوں کے سبب سے خراب ہوتی جاتی ہے اور اپنی عقل کی روحانی حالت میں نئے بنتے جاؤ اور نئی انسانیت کو پہنو۔ جو خدا کے مطابق سچائی کی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔ افسیوں ۴: ۱۷ تا ۲۴ و ۵: ۱ تا ۱۳ و ۱۵ تا ۱۷۔

پس اے بھائیو! میں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو۔ جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے اور اس جہان کے ہمشکل نہ بنو۔ بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ۔ تاکہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربے سے معلوم کرتے رہو رومیوں ۱۲: ۱ و ۲۔ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو یعنی حرامکاری سے بچے رہو۔ اور ہر ایک تم میں سے پاکیزگی اور عزت ... کے ساتھ اپنے ظرف کو حاصل کرنا جانے۔ نہ شہوت کے جوش سے اُن قوموں کی مانند جو خدا کو نہیں جانتیں۔ ۱ تسل ۴: ۳ تا ۵۔ چونکہ انسانی طبائع میں گناہ کے باعث تغیر عظیم واقع ہو چکا ہے اور تمام طبائع بگڑ چکی ہیں۔ اس لئے اُن بگڑی ہوئی طبائع کی رہنمائی اور درستی کے لئے کلام اللہ کی ضرورت ہے مگر انسانی طبائع ایسی سرکش ہیں کہ وہ یہ چاہتی ہیں کہ خدا کا کلام ہماری سرشت و فطرت کے مطابق ہو۔ اور جو کلام انسانی فطرت اور سرشت کے مطابق نہیں ہے وہ الٰہی ہے ہی نہیں۔ مثلاً کلام الٰہی کہتا ہے کہ اپنے دشمنوں سے انتقام نہ لے۔ بلکہ اُن سے محبت کر۔ انسانی طبائع کہتی ہیں کہ یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ انسانی طبائع کے برخلاف ہے۔ اس لئے یہ الٰہی کلام نہیں ہے۔ لیکن صاف ظاہر ہے کہ مظلوم بدلا نہیں لے سکتا۔ جابر کا مقابلہ نہیں کر سکتا بدلہ کی شریعت پر جابر ہی استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن اگر بدلہ لیا ہی جائے تو بجائے اس کے کہ جھگڑا رفع ہو اور زیادہ بڑھیگا اور عدالتیں بھی اس صورت میں موقوف کرنی پڑینگی اور بجائے اس کے فتنہ اور فساد اور جھگڑا فرو ہو جائے اور زیادہ برپا ہوگا اور دنیا کی حالت دو دن میں ہی جہنم سے بدتر ہوگی۔ اب فیصلہ کیجئے کہ انتقام لینا اچھا ہے۔ یا انتقام نہ لینا اور درگذر کرنا۔ امید ہے کہ نیک دل لوگ امرِ ثانی کو منظور کرینگے۔ اسی واسطے انجیل کہتی ہے کہ گالی کے عوض گالی نہ دو۔ لعنت کے عوض لعنت نہ کرو۔ نیکی سے بدی کو مغلوب کرو۔ وغیرہ۔ پھر بلحاظ نجات کا رستہ بتانے کے انجیل کامل کتاب ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی اس انجیل کے سوا کوئی دوسری انجیل سنائے تو وہ ملعون ہے گلتیوں ۱: ۸ و ۹۔ پس انجیل اپنے تمام احکام میں کامل اور ہر ملک و زمان کے لئے ہے۔ فقط

حشمت اللہ

---

# یادِ رفتگان

نہایت افسوس سے ناظرین نور افشاں اور دیگر مسیحی دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ ۵ ماہ حال کو پادری عبد السلام ایسٹر انبالہ شہر کی اہلیہ اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔

آپ کوئی ۱۰ یا ۱۸ مہینوں سے بعارضہ تپ دق بیمار تھیں اور اس عرصہ میں ایک دفعہ مقامی مشن ہسپتال میں بھی داخل کی گئیں جس جگہ آپ کا علاج بڑی احتیاط سے کیا جاتا تھا۔ لیکن خدا کی مرضی انسانی کوششوں سے نہ ٹل سکی اور آپ کی حالت دن بدن خراب ہوتی گئی۔ آخر بڑا دن قریب آگیا اور آپ نے خواہش کی کہ میں بڑا دن اپنے بچوں کے درمیان گذارونگی۔ چنانچہ ماہ دسمبر میں آپ کو ہسپتال سے واپس لایا گیا اور آخری مرتبہ آپ نے اپنے بچوں کو اپنی چارپائی کے گرد کھیلتے کودتے اور بڑا دن مناتے دیکھا۔

میں شخصی طور پر آپ کو صرف چند مہینوں سے جانتا ہوں۔ لیکن اگر انسان ایک نظر میں پھول کی رنگت سے لطف اٹھا سکتا ہے یا ایک ہی مرتبہ سونگھنے سے اپنے دماغ کو معطر کر سکتا ہے تو میں کہونگا کہ آپ میں مسیحی زندگی با افراط تھی جب میری آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ سخت بیمار تھیں۔ لیکن اس حالت میں بھی آپ نے کبھی کوئی ایسا کلمہ منہ سے نہ نکالا جس سے رنج و غصہ ظاہر ہو۔ بلکہ جب کبھی کسی نے آپ سے صحت کے بارے میں سوال کیا تو ہمیشہ آپ خندہ پیشانی سے جواب دیا کرتی تھیں کہ جو

خدا کو منظور ہے ہو کے رہیگا اور میں ہر حالت میں خدا سے خوش ہوں۔ جیسا میں نے اوپر ذکر کیا میری ملاقات اُن سے ان دنوں میں ہوئی جب وہ سخت بیمار تھیں لیکن جو صاحب آپ کو مدت سے جانتے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ آپ نہایت ہی مہمان نواز اور حلیم طبع واقع ہوئی تھیں اور جو خوبیاں ایک مسیحی خاتون میں ہونی چاہئیں وہ آپ میں موجود تھیں۔

اس وقت پادری صاحب کے چھ بچے ہیں۔ پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا۔ جن میں سے صرف بڑی لڑکی شادی شدہ ہے۔ باقی تمام بچے ابھی چھوٹے ہیں جنکو دیکھ کر بے ساختہ یاد آجاتا ہے ؎

بکیاں ہو نمیاں دیاں نہ مرن اداں
ہتھیں جنکر کھوہ کھا وے نے کاداں

اس وقت پادری صاحب کو روحانی طاقت کی سخت ضرورت ہے اور مجھے امید ہے کہ ناظرین نور افشاں اُنکو اپنی دعاؤں سے مستفید فرمائینگے تاکہ خدا تعالےٰ آپ کو صبرِ جمیل اور استقلال بکمال عطا فرمائے۔

دعاگو۔ جاشوا فضل الدین

## ہاسپٹل سنڈے

۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء کی میٹنگ میں جو مسیحی میڈیکل ایسوسی ایشن کی میرج میں فراہم ہوئی تھی اس میں یہ قرارداد پیش ہو کر منظور ہوئی کہ تمام کلیساؤں سے درخواست کی جائے کہ فروری ۱۹۲۷ء کے دوسرے اتوار کا چندہ ہاسپٹل سنڈے کے طور پر دیا جائے۔ تمام مسیحی جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ کلیسیا کے بیماروں کی خدمت کا خیال کر کے مقامی شفاخانوں کو وہ چندہ دیدیویں۔

سی۔ آر۔ گرینفیلڈ
سینٹ مارگریٹ ہاسپٹل۔ پونا شہر

اسوقت ۲۰۵۴۰۰ کامن مختلف کانوں میں کام کر رہے ہیں عام حالتوں میں گیارہ لاکھ کی تعداد ہوا کرتی تھی (ہندے ماترم)

## تحقیق الاسلام طبع ثانی کی بابت اشتہار

ہمیں یہ معلوم کر کے سخت افسوس ہوا ہے کہ ہمارے مخالفوں نے زبانی اور تحریروں میں پبلک کو دھوکا دینے اور ہمیں اور ہماری کتاب کو بدنام کرنے کیلئے یہ لغو اور بے بنیاد افواہ پھیلائی ہے کہ تحقیق الاسلام طبع ثانی کو گورنمنٹ عالیہ نے ضبط فرما لیا ہے۔ اگر اس میں سچائی ہوتی تو اور بات تھی لیکن یہ افواہ بالکلیہ لغو اور بے بنیاد ہے اس وجہ سے ہم پبلک کو مطلع کرتے ہیں کہ ۲۳ مارچ ۱۹۲۵ء کے روز سے آج تک گورنمنٹ عالیہ کی طرف سے ہمیں کوئی ایسا حکم موصول نہیں ہوا جس میں تحقیق الاسلام طبع ثانی کی ضبطی کے معنی ہمارے علم و آگاہی میں آئے ہوں۔ لہٰذا جن اخبارات اور اصحاب نے تحقیق الاسلام طبع ثانی کے ضبط ہونے کی افواہیں اُڑائی ہیں وہ ہمارے علم و یقین میں سراسر لغو اور باطل ہیں۔ پبلک کو ایسی افواہوں کا ہرگز یقین نہیں کرنا چاہئے۔

المشتہر

پادری غلام مسیح مصنف تحقیق الاسلام طبع ثانی وا یڈیٹر نور افشاں۔ لاہور

## اشتہار

مرالیوالہ جو گوجرانوالہ سے ۶ میل جنوب اور اسٹیشن ایمن آباد سے تین میل مغرب میں واقعہ ہے ہم کو پچاس ہلوں کی ضرورت ہے۔ سال اول میں جو مزارعہ کی پیداوار ہوگی وہ تین حصوں میں تقسیم ہوگی ایک حصہ مالک لیویگا اور دو حصہ مزارعہ کو دیئے جائینگے اور مزارعہ کے دونوں حصوں سے دو سیر فی من خرچ لیا جاویگا۔

جے ڈوانیل بجرا

## پنجاب کرسچن کانفرنس کا سالانہ اجلاس و تعلیمی کانفرنس

امسال گوجرانوالہ میں ۲۸ تا ۳۰ جنوری ۱۹۲۷ء منعقد ہوگا۔ کھانے۔ رہائش اور جلسوں کا انتظام شفاخانہ امراض چشم گوجرانوالہ کے احاطہ میں متصل شن کمپونڈ گوجرانوالہ ہوگا۔ کھانا عمدہ اور بازار کے نرخ پر مہیا کیا جائیگا۔ رہائش وغیرہ کیلئے ۔ فی کس ۲ روپیہ کے لئے دینا ہوگا ۲۸ تاریخ ۲ بجے بعد دوپہر ریلوے اسٹیشن سے شروع ہو کر شہر میں سے ہوتا ہوا مقام جلسہ تک پہنچیگا جہاں سب مسیحی دوستوں اور مہمانوں کی خاطر چائے وغیرہ سے کی جائیگی۔ جس کے بعد کانفرنس کی افتتاحی رسم ادا ہوگی ۲۸ کی رات اور ۲۹ کا تمام دن کارروائی کے لئے ہونگے۔ جن میں ترقی جماعت کے اہم اصولوں پر غور کیا جائیگا۔ اور تجاویز سوچی جائینگی۔ ہفتہ کی رات کانفرنس کے لئے ڈراما کا انتظام ہوگا جس کا ٹکٹ ۸ فی کس ہوگا اتوار کو شرکائے کانفرنس اور گوجرانوالہ کانگریگیشن کی متحدہ عبادتیں اور رسم عشائے ربانی جلسہ گاہ کانفرنس ہی میں ہونگی۔

امید کی جاتی ہے کہ نہ صرف تمام ممبران کانفرنس بلکہ تمام مسیحیان پنجاب اس میں حاضر ہو کر اور حصہ لیکر نہ صرف کانفرنس کو رونق بخشینگے بلکہ اس کو کامیاب بنانے میں مدد دینگے ہماری قومی ترقی کا انحصار اتحاد پر ہے۔ تفرقہ اور خود غرضیاں قوم کو کافی برباد کر چکی ہیں۔ اب وقت ہے کہ خواب غفلت سے جاگیں اور زمانہ حال ۔ ۔ ۔ کی رفتار کے ساتھ ساتھ قدم ماریں۔ تمام اصحاب جو اس کانفرنس میں شریک ہونا چاہتے ہیں براہِ نوازش اپنی آمد کی خبر بندہ کو ۲۰ جنوری ۱۹۲۷ء تک دیدیں تاکہ ان کے استقبال رہائش وغیرہ کا مناسب اور عمدہ انتظام کیا جا سکے۔

المشتہر

ڈاکٹر ای چارلس شفاخانہ امراض چشم گوجرانوالہ

پادری ڈبلیو جے۔ کلارک صاحب ایم اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔